To get hand written assignments Call or messege

051-2285833, 0344-5515779, 03005371884

NISHAT EDUCATION PORSH ARCADE PLAZA G9 MARKAZ ISLAMABAD

سمسٹر بہار 2020ء

کورس: علم التعلیم — کورس کوڈ: 312

سطح: ایف اے — مشق نمبر: 01

BS NISHAT EDUCATION

سوال نمبر ۱: تعلیم کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالیں۔ تعلیم معاشرتی ترقی میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟

جواب: **علم التعلیم:۔**

تعلیم عربی زبان کے لفظ علم سے ماخوذ ہے اس کا لفظی مفہوم کسی کو دینا یا بہم پہنچانا ہے۔ مگر تعلیم محض علم پہنچانے کا نام بھی نہیں۔ اس میں کردار، اخلاق اور معاشرتی لین دین کی تربیت بھی شامل ہے۔ انگریزی میں لفظ ایجوکیشن اس لفظ کے معنی دیتا ہے یہ لفظ (EDU) سے بنا ہے جس کے معنی نکالنا ہیں۔ ایک خیال کے مطابق یہ لفظ لاطینی زبان کے دو الفاظ (E) یعنی نکالنا اور (Ducere) یعنی مدد کرنا سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی باہر نکالنے میں مدد دینا ہے۔ اس طرح ایجوکیشن کا مفہوم یہ ہوا کہ انسان کے اندر جو صلاحیتیں قدرت نے رکھی ہیں ان کو بروئے کار لانے میں مدد دینا ہے۔

تعلیم کا اسلامی مفہوم:۔

0344-5515779, 03005371884,

تعلیم عربی زبان کے لفظ علم سے نکلا ہے۔ تعلیم کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بار بار اور اکثر سے خبر دینا تا کہ سیکھنے والے کے ذہن میں وہ بات پوری طرح بیٹھ جائے۔ یعنی طالب علموں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ ان کی جملہ صلاحیتوں کی مناسب نشو ونما ہو سکے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تعلیم میں بچے کو کچھ سکھایا جائے اس کا اثر اس کے ذہن، کردار، شخصیت اخلاق اور عادات میں نمایاں ہو۔ اسلام نے علم کی اہمیت اور اسکی قدر و قیمت پر جس طرح روشنی ڈالی ہے اور اس کے حصول کے لیے جس قدر تاکید کی ہے اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔

051-2285833, 2285733

تعلیم کی ضرورت:

تعلیم انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے ابتدائی دور میں انسان تنہا رہتے تھے فطرت نے اسے سوچنے پر مجبور کیا کہ زندگی گزارنے والے انسان اگر اکٹھے ہو جائیں تو اس کے ذریعے سے ان کے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ان مسائل پر قابو پانے کے لیے انہوں نے مختلف اشیاء، معلومات اور قاعدے، قانون اور رہن سہن کے طریقے اختیار کیے۔ ان معلومات اور قاعدوں کو نئی نسل تک منتقل کرنے کے لیے تعلیم ہی ذریعہ بنتی رہی۔

لہذا انسان نے اپنی ثقافت کو معاشرے میں منتقل کرنے کیلئے ایسے ادارے قائم کیے جو تعلیم کا فرض ادا کر سکیں۔ اس ادارے کی ابتدا گھر سے ہوئی جہاں ماں باپ، معلم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن کچھ پیچیدگیوں نے انسان کو نئے ادارے بنانے پر مجبور کیا جس کی وجہ سے تعلیم میں با قاعدہ رسمی ادارے قائم ہوئے جس کی وجہ سے تعلیم ایک معاشرتی ذمہ داری بن گئی۔ اور معاشرے کو اس نئی ذمہ داری کو با قاعدہ سے قبول کرنے کے لیے ایک دباؤ محسوس ہوا۔

BS NISHAT EDUCATION

تعلیم کی اہمیت:

معاشرہ کی تشکیل فرد سے ہوتی ہے چنانچہ تعلیم معاشرتی عمل میں افراد کی بنیادی ضرورت بن گئی۔ افراد معاشرے سے جو حقوق طلب کرتے ہیں انہیں زندگی گزارنے کے لیے علم درکار ہوتا ہے وہ اپنے معاشرے کا تحفظ کرنا اور بہتر زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ تعلیم فرد کی اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اگر کسی فرد کو تعلیم میسر نہ ہو تو اس کی بے پناہ پوشیدہ صلاحیتیں دب کر رہ جاتی ہیں پھر یہ صلاحیتیں منفی رخ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ معاشرے کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

تعلیم انسان کی ان تمام ضرورتوں کو پورا کر کے فرد کو معاشرے کا ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت دیتا ہے کیوں کہ معاشرے فرد سے بنتا ہے اور اچھے افراد اچھا معاشرہ بناتے ہیں۔ جس معاشرہ

میں تعلیم کا اچھا بندوبست ہو گا وہ معاشرہ بھی اچھا ہو گا۔معاشرے کی تشکیل میں تعلیم بہت ضروری ہے۔معاشرے میں افراد کی ہم آہنگی ،اقدار کی یکسانیت ،موزوں عقائد و نظریات دوسرے افراد کے لیے محبت و خلوص کے جذبات و احساسات اور معاشرے کے تمام افراد کے لیے بھلائی ،اس سے معاشرے میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ان تمام خصوصیات کو تعلیم سے بہتر اور کوئی ادارہ پورا نہیں کر سکتا۔

اگر ان تمام باتوں کو بغور دیکھا اور سمجھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم صرف ایک ذات یا فرد کے لیے ضروری ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ تو پورے کے پورے معاشرے کے لیے ایک ضروری اور اعلیٰ مقصد بن جاتی ہے۔

معاشرہ اور تعلیم:-

بنیادی طور پر انسان اپنے ماحول اور معاشرے کی پیداوار ہوتا ہے۔معاشرے میں جن چیزوں کا رواج ہو افرادان کو غیر شعوری طور پر اپنا لیتے ہیں۔معاشرے میں مختلف ادارے ہوتے ہیں۔جو کہ افراد پر اپنے نقوش ثبت کرتے رہتے ہیں مختلف قسم کی مذہبی ،سیاسی جماعتیں ،کلب ،سوسائیٹیاں ،سینما ،ریڈیو ،میلے ٹھیلے ،دارالمطالعہ یہ ادارے اگر صحیح بنیادوں پر کام کریں تو افراد کی سیرت و کردار کو سنوارتے ہیں۔اور معاشرے کو ترقی کی بلندیوں کی طرف لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔معاشرے کا فرض ہے کہ وہ افراد اور اداروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔اچھے کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کرے اور برے کاموں کی روک تھام کے لیے سرگرم عمل رہے۔

تعلیم اور معاشرتی ترقی:-

تعلیم فرد اور معاشرے کی ضرورت علم کی صورت میں پورا کرتی ہے علم کی بدولت فرد اپنے ماحول کو مسخر کرتا ہے اسے اپنے تصرف میں لاتا ہے اس میں تبدیلیاں پیدا کر کے اسے اپنے لیے مزید مفید بناتا ہے۔علم میں اضافہ معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی ،زندگی کی بہتری کی خواہش اور اپنی شخصیت میں نکھار سے انسان ترقی کرتا ہے ترقی دراصل بہتری کی خواہش کا اظہار ہے۔غیر تعلیم یافتہ فرد کے مقابلے میں تعلیم یافتہ فرد معاشرے کی ترقی میں زیادہ معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے ملک کی ترقی کا انحصار تعلیم یافتہ افراد پر ہے جتنی کوئی قوم تعلیم یافتہ ہو گی اپنی اجتماعی کوششوں سے ترقی کی قومی منزل اتنی ہی جلد حاصل کر لے گی جب ہم ترقی یافتہ اقوام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ان کی ترقی کا راز تعلیم میں مضمر نظر آتا ہے اسلام نے تعلیم کے حصول اور تعلیم کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اسلام کے مطابق تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد کا مقدس فرض ہے جنگ بدر کا واقعہ تعلیم کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے رسول کریم ﷺ نے قیدیوں کی رہائی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو قیدی دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے گا اسے رہا کر دیا جائے گا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم کی کتنی زیادہ قدر و منزلت ہے۔تعلیم انسان کو وسیع النظر اور وسیع القلب بنا دیتی ہے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ تعلیم انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے اور انسان کا پیدائشی حق ہے تعلیم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حال ہی میں پاکستان میں اسلامی طرز تعلیم کے متعلق عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک کے ممتاز علماء اور دانشوروں نے شرکت کی کانفرنس کے اسلامی ممالک میں تعلیم کی ترویج کے لیے مندرجہ ذیل چار نکاتی علمی پروگرام پیش کیا۔

0344-5515779, 03005371884,

۱۔ اسلامی ممالک میں ناخواندگی دور کی جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے تعلیم کا حصول ممکن بنایا جائے۔

۲۔ ایسے افراد تیار کیے جائیں جن کی سوچ قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔

۳۔ اس چیز کو یقینی بنایا جائے کہ تعلیم کے نتیجے میں نہ صرف صحیح فکر پیدا ہو بلکہ طلبہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں عبور حاصل کر سکیں۔

051-2285833, 2285733

۴۔ اس بات کا انتظام کیا جائے اسلامی ممالک میں رائج نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں یکسانیت اور ہم آہنگی پیدا کی جائے تاکہ امت مسلمہ میں اسلامی اقدار کے حامل ہم خیال افراد تیار کیے جا سکیں۔

تعلیم اور معاشرے کا باہمی ربط:-

اگر تعلیم کو معاشرتی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ تعلیم کی تعریف مختلف ماہرین نے مختلف طریقوں سے کی ہے اور اسے ایک ناگزیر معاشرتی عمل قرار دیا ہے یہی عمل نئی پود کو معاشرے کے مشترکہ مقاصد ،اعتقادات ،علم اور اس کی مشترکہ تمناؤں میں برابر کا حصہ دار بنا دیتا ہے۔جان ڈیوی نے تعلیم کی تعریف کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلو گنوائے ہیں اور تعلیم کو ایک معاشرتی سرگرمی کا نام بھی دیا۔ڈاکٹر ذاکر حسین تعلیم کو کسی معاشرے کی اس جانی بوجھی اور سوچی سمجھی کوشش کا نام دیتے ہیں جو معاشرہ اس لیے کرتا ہے کہ اس کا وجود باقی رہ سکے اور اس کے افراد میں ایسی قابلیت پیدا ہو کہ وہ بدلے ہوئے حالات کے ساتھ معاشرتی زندگی میں بھی مناسب اور ضروری تبدیلی کر سکیں۔تعلیم کے لغوی معنی ہی بار بار اور کثرت کے ساتھ خبر دینے کے ہیں حتیٰ کہ متعلم کے ذہن میں اس کا اثر پیدا ہو جائے۔ریمانٹ اس عمل کو تعلیم کہتے ہیں جس سے انسان بچپن سے بلوغت تک بتدریج اپنے طبعی ،معاشرتی اور روحانی ماحول سے مطابقت سیکھ لیتا ہے۔تعلیم صرف عام قسم کی تدریس کا نام نہیں بلکہ یہ ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سے قوم اور اس کے افراد کا شعور پیدا ہوتا ہے اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے اس سے نئی نسل کو زندگی گزارنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے یہ ایسا عمل ہے کہ معاشرہ اس کے ذریعے سے اپنے فکری ،ثقافتی اور تہذیبی ورثے کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے اور اسے محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتا ہے تعلیم ایسا نظام ہے جس سے معاشرہ اپنے افراد کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ ایک خاص طرز معاشرت کو عملاً اپنا لیتا ہے اور ایک بامقصد اجتماعی اور سیر حاصل انفرادی زندگی بسر کر سکتا ہے تعلیم کی ایک اور تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ وہ زندگی بھر کا ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس میں انسان یہ سیکھتا ہے کہ فرد اور معاشرہ دونوں ماضی کے ثقافتی ورثے سے کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں کس طرح موجود

BS NISHAT EDUCATION

اداروں کو کامیابی سے چلا سکتے ہیں اور کس ہوشمندی سے مستقبل کے منصوبے بنا سکتے ہیں ہلڈا تانے اس تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیم کے تین بڑے فرائض گنوائے ہیں:

۱۔ ثقافتی ورثے کا تحفظ اور اس کا انتقال

۲۔ ثقافت میں ردوبدل

۳۔ فردکی ثقافتی ترقی کا اہتمام

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ معاشرہ اپنی زندگی کو دوام بخشنے کے لیے تعلیم کو ایک ذریعے کے طور پر استعمال کرتا ہے اسی لیے ماہرین تعلیم اور ماہرین عمرانیات تعلیم کو ایک ذریعے کے طور پر استعمال کرتا ہے اسی لیے ماہرین عمرانیات تعلیم کو ایک معاشرتی سرگرمی کا نام دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: تعلیم کے ذریعے بچوں کی نفسیات کو کیسے سمجھا جاسکتا ہے نیز متوازن نفسیات بچوں کی زندگی میں کیسے بہتری لاسکتی ہے۔تحریر کریں۔

جواب: تعلیمی نفسیات کا مفہوم:

تعلیمی نفسیات علم النفسیات کی ایک شاخ ہے۔اور یہ ایک سائنسی عمل بھی ہے۔عبدالحی علوی اپنی کتاب تعلیمی نفسیات میں لکھتے ہیں۔ہے جو تمام اشخاص میں ان کی پیدائش سے لے کر جوان ہونے تک نشوونما کے مختلف درجوں میں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔یہ علیم ان حالات سے بحث کرتا ہے۔جو بچوں کی نشوونما پر اچھے یا برے طریقے س اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔اور اپنے اس مطالعے کے نتیجے میں ایسے اصول وضع کرتا ہے جنہیں مدرسے کے نظم ونسق میں خاص طور پر مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔انسانی فطرت عمل اکتساب کا مطالعہ تعلیم نفسیات کا موضوع ہے۔بڑ پورز کے نزدیک تعلیمی نفسیات سرگرمی اور کاروائی کی سائنسی بنیاد کا نام ہے۔

آسوبیل کے مطابق یہ ایک ایسا عمل ہے جس کا تعلق کمرہ جماعت میں تعلیم کی حقیقت اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا جائزہ کے نتائج ہوتے ہیں۔گیج اور برلائز تعلیم نفسیات کو تعلیمی اور تدریسی مسائل کے حل میں مدد کا نام دیتے ہیں۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم نفسیات ایک ایسا عمل ہے جو وسیع مشاہدے اور تجربات کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں اور اس کو بار بار سائنسی اصولوں کی روشنی میں پرکھا جاتا ہے۔

تعلیم نفسیات کا تصور صرف تعلیمی میدان تک محدود نہیں ہے۔بلکہ یہ تعلیم رسمی اور غیر رسمی طریقوں سے لی دی جاتی ہے۔اور زمین یونیورسٹی اس کی ایک عام مثال ہے۔ تعلیمی نفسیات کا مرکز معلم ہے جو اپنی وراثت اور ماحول کے باہمی ربط کا نتیجہ ہے۔ تعلیم نفسیات معلم کے رویے کردار اور معلومات اور اس کی شخصیت میں خاطر خواہ تبدیلیاں لانے کے ذریعے اور طریقوں کے لیئے سائنسی بنیاد فراہم کرتا ہے۔اس لیے انسان کا کوئی عمل بغیر کسی وجہ سے نہیں ہوتا ہے اس لیے ساتھ یہ ضروری ہے اساتذہ ان محرکات کا جائزہ لے کر تعلیمی نفسیات کی مدد سے بچے کی شخصیت کو پروان چڑھانے میں مدد کرتی ہے۔

تعلیمی نفسیات کی ضرورت واہمیت:

۔نفسیات کی یہ شاخ کس طرح تعلیم وتدریس کے عمل کو آسان بناسکتی ہے اور معلم اس میں کس طرح مددومعاون ہوسکتا ہے۔معلم کے کام کا جائزہ لینے سے ہی تعلیم میں تعلیمی نفسیات کی اہمیت کو صحیح پرکھ سکتے ہیں۔ہر معاشرہ اپنی بقا کے لیئے چند ادارے قائم کرتا ہے اور اس کی بقاء کا انحصار اداروں کی صحیح کارکردگی پر ہوتا ہے۔یوں تو ہر ادارہ اپنی جگہ پر اہم ہے اسی طرح صنعت وحرفت اور تجارتی ادارے ملک کی معیشت کے لیئے اہم ہیں۔لیکن تعلیمی ادارے معاشرے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔کیونکہ ان میں معاشرے میں ہر شعبے کے لیے کارکن تیار کیئے جاتے ہیں۔اور جب ان میں کوئی کمی یا نقص ہوگا و معاشرے سے ہر ادارے میں خرابی پیدا ہوگی۔یعنی ہر معاشرے کو ہنر مند،تربیت یافتہ،ذمہ دار،باضمیر اور پڑھے لکھے افراد کی ضرورت ہے۔اور ناقص تعلیم وتربیت سے ہر ادارے کی کارکردگی متاثر ہوگی۔گویا معلم کا یہ کام ہے معاشرے کے لیے موزوں افراد کو تعلیم وتربیت دینا ہے ہر ملک کو ایسے موزوں افراد کی ضرورت ہے جو اس کام کو کرنے کی اہلیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ایماندار اور ذمہ دار بھی ہوں ان میں اتنا ضبط نفس بھی ہو کہ ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں۔

تعلیم نفسیات ہی جاننا چاہتی ہے کہ معلم اس قسم کے سوال کرے اور پھر تعلیم نفسیات کے مطالعے سے ان کے حل ڈھونڈے اس علم میں انسانی کردار کے بارے میں منظم طریقے سے معلومات جمع کی جاتی ہیں جو اکتساب کے عمل کی وضاحت کرتی ہے۔دوران تدریس آنے والے مسائل کی گتھیاں سلجھانے کے لیئے ایک منظم طریقہ کار کی نشاندہی کرتی ہے۔چونکہ تعلیم نفسیات کا تعلق انسا نکیردار سے ہے اور تعلیم نفسیات ان مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کرنے میں مدد دیتی ہے اور یہ بالواسطہ بھی ہے اور بلاواسطہ بھی ہے۔تعلیم نفسیات تعلیم کے لیئے ایک بنیادی علم ہے اس لیے اساتذہ بھی نفسیات سے حاصل شدہ بصیرت،فلسفہ،عمرانیات اور معاشیات کے مطالعہ کی مدد سے تعلیمی مسائل کا حل کرنے کے اہل بن سکتے ہیں۔ذیل میں تعلیمی نفسیات کی ضرورت واہمیت مثالوں کے ساتھ درج ہے۔

1- تعلیمی مسائل کے حل میں مدد:

تعلیمی نفسیات ایک اطلاقی سائنس ہے یعنی اسکے اصول اور حقائق تعلیمی مسائل حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں موضوعات اور مقاصد اس طرح مرتب کیے جاتے ہیں کہ اساتذہ اپنے پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں۔تعلیمی نفسیات کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوسکتا ہے جب ہم یہ دیکھیں کہ استاد کے کیا مختلف فرائض ہیں۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

2- سیکھنے کے عمل پر غور: استاد کا کام ہے سکھانا، وہ پڑھنا لکھنا سکھاتا ہے بچے کبھی اس سے سوئی پکڑنا سیکھتا ہے اور کبھی روشنی میں تعلیم وتدریس کو بہتر بنا سکتا ہے۔

3- انٹرویو: انٹرویو کے ذریعہ طلباء کے بارے میں بہت کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے انٹرویو کے ذریعہ مفید معلومات حاصل کی جاسکتیں ہیں انٹرویو کے دوران انٹرویو دینے والے کا رویہ، لہجہ، جواب کا معیار وغیرہ دیکھا جاتا ہے۔انٹرویو کے لیے ضروری ہے کہ انٹرویو لینے والا شخص اپنے فن میں ماہر ہو۔اسے سوالات کرنے کا فن آتا ہو وہ نرمی اور خوش مزاجی سے سوال کرے۔انٹرویو دینے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ صحیح معلومات فراہم کرے اور انٹرویو لینے والے سے تعاون کرے انٹرویو کے لیے موزوں جگہ اور مناسب ماحول کا ہونا ضروری ہے شور وغل سے انٹرویو کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

4- معیاری امتحانات : طلباء کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ایک طریقہ امتحانات بھی ہیں۔تعلیم میدان میں معیاری امتحانات کا استعمال زمانے کے تقاضوں کے مطابق بدلتا اور بڑھتا رہتا ہے مختلف سطحوں پر امتحانات کا استعمال کرنا اوران کے ذریعے طلب کی شخصیت کو سمجھ کر انہیں موثر نشو ونما کے لیے رہنمائی مہیا کی جاتی ہے آزمائشوں کی کئی اقسام ہے رجحانات کی آزمائشیں، ذہانت کی آزمائشیں، شخصیت کی آزمائشیں اور اہلیت کی آزمائشیں۔

5- سوالنامے :سوالات کے ذریعہ بھی بچے کے بارے میں مفید معلومات حاصل کی جاسکتیں ہیں لیکن اسکے لیے ضروری ہے کہ سوالات معیاری ہوں بچے کی عمر اور استوار کے مطابق ہوں واضح ہوں مہمل نہ ہوں۔سوالات ایسے نہ ہوں کہ ان کا جواب ایک سے زیادہ ہوں۔اگر ایسا ہوگا تو مطلوبہ نتائج کے حصول میں دشواری ہوگی۔سوالات کے ذریعہ ہم بچوں کے رجحانات، پسند وناپسند، خواہشات ،ضروریات، رویے وغیرہ کے متعلق معلوم کرسکتے ہیں۔

6- نشوونما اور تعلیمی نفسیات : تعلیمی نفسیات انسانی شخصیت کے ذہنی، جسمانی، جذباتی اور معاشرتی پہلوؤں کی نشوونما سے متعلق مکمل راہنمائی کرتی ہے پیدائش سے لے کر بلوغت تک فردکی شخصیت کے ان پہلوؤں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں یہ تبدیلیاں بچوں کے تعلیم اور رویوں پر اثر انداز ہوتی ہے تعلیمی نفسیات مختلف ادوار میں فرد کی شخصیت میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کی خصوصیات سے آگاہ کرتی ہے جب تک معلم کو ان تبدیلیوں کی خصوصیات کا علم نہیں ہوگا، وہ تدریسی عمل کو کامیاب نہیں بنا سکے گا۔

7- تعلیم اور تعلیمی نفسیات :تعلیم کے بغیر ہم کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے۔تعلیم ہی وہ بنیادی عمل ہے۔جس کی بدولت فرد اپنے ثقافتی ورثے ،رسم ورواج، عقائد ونظریات اور اقدار وروایات سے آگاہ ہوتا ہے اور اس کی روشنی میں اپنے خیالات، رویوں اور کردار میں تبدیلی پیدا کرتا ہے تعلیمی نفسیات معلم کو ان اصولوں اور قوانین سے آگاہ کرتی ہے جن پر عمل کر کے تعلیم کو موثر دیرپا بنایا جاسکتا ہے۔

8- انفرادی اختلافات اور تعلیمی نفسیات :انفرادی اختلافات سے مراد وہ ذہنی، جذباتی، جسمانی، معاشرتی اور معاشی اختلافات ہیں۔جو ایک فرد دوسرے فرد سے رکھتا ہے۔میلانات، رجحانات، دلچسپیوں اور رویوں کے اختلاف بھی انفرادی اختلافات میں شمار ہوتے ہیں تعلیمی نفسیات انفرادی اختلات کو سمجھنے میں معلم کی مدد کرتی ہے ہر بچے کی انفرادی صلاحیتیں دوسرے بچوں سے مختلف ہوتی ہیں اگر بچوں کے انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھ کر تدریس کی جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں تعلیمی نفسیات کی بدولت انفرادی اختلافات کی خصوصیات کا تعین ہوگا ہے انفرادی اختلافات تدریسی عمل کو بہت متاثر کرتے ہیں تعلیمی نفسیات نے ایسے طریقے وضع کر لیے ہیں جن کی بدولت انفرادی اختلافات پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب اس پر بچے کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق تدریسی عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔

9- مقاصد اور تعلیمی نفسیات :تعلیمی نفسیات تعلیم کے مختلف درجات کے مقاصد طے کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔تعلیمی نفسیات مختلف مدارج میں طلباء کی خصوصیات کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے تعلیمی نفسیات طلباء کی ذہنی عمر، صلاحیت اور ذہنی نشوونما کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے جس کی روشنی میں مقاصد تعلیم کے تعین میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔طلباء کی خصوصیات کو مدنظر رکھے بغیر مقاصد تعلیم کا تعین ممکن نہیں ہے۔

10- نصاب اور تعلیمی نفسیات :نصاب وہ شاہراہ ہے جس پر چل کر کوئی نظام تعلیم اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوسکتا ہے نصاب سازی کرتے وقت طلباء کی نفسیاتی ضرورتوں کی مدنظر رکھنا ضروری ہے تعلیمی نفسیات ہمیں اس بات سے آگاہ کرتی ہے کہ کس عمر میں طلباء کے نفسیاتی تقاضے کیا ہوتے ہیں اور ان تقاضوں کی تکمیل کس طرح ممکن ہے۔نصاب تشکیل دیتے وقت طلباء کے فطری میلانات، طبعی رجحانات، رویوں اور دلچسپیوں کو پیش نظر رکھنا نصاب تعلیم کی کامیابی کی شرط اولین ہے تعلیمی نفسیات ہی وہ بنیاد فراہم کرتی ہے جسکی روشنی میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس درجہ کے طالب علم کے لیے کون سا مضمون اور نصابی مواد موزوں رہے گا۔

11- طریقہ تدریس اور تعلیمی نفسیات :موثر تدریس کے بغیر نصابی مقاصد کا حصول ممکن نہیں ہے تعلیمی نفسیات ہی تدریس کے مختلف طریقوں سے آگاہ کر کے تدریسی عمل کو زیادہ سے زیادہ موثر اور بامعنی بناتی ہے تمام مضامین کو ہی طریقہ تدریس سے نہیں پڑھایا جاسکتا اور نہ ہی تمام بچوں کو ایک ہی لکڑی سے ہانکا جاسکتا ہے تعلیمی نفسیات نے تحقیقات کے ذریعے ایسے تدریسی طریقے دریافت کر لیے ہیں جن کی بدولت عمل تدریس پہلے سے زیادہ بامعنی اور موثر ہوگیا ہے۔

شخصیت اور تعلیمی نفسیات :بچوں کی شخصیت کی تعمیر اور نشوونما تعلیم کا ایک اہم فریضہ ہے تعلیمی نفسیات معلم کو شخصیت کی نشوونما کے اصول وضوابط سے آگاہ کرتی ہے یہ ان محرکات کا بھی کھوج لگاتی ہے جس سے شخصیت کے اندر منفی یا مثبت رجحانات فروغ پاتے ہیں تعلیمی نفسیات شخصیت کی نشوونما حائل ہونے والی نفسیاتی رکاوٹوں کو دور کرتی ہے اور فرد کو ہمہ پہلو مطابقت کے قابل بناتی ہے۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

13-جائزہ اور تعلیمی نفسیات: نفسیات نے بچوں کے اکتساب، ذہانت، رجحانات اور رویوں وغیرہ کی جانچ اور پرکھ کے لیے معیاری طریقے دریافت کیے ہیں بچوں کی ترقی کی رفتار کا اندازہ لگانے کے لیے جائزے کا عمل ناگزیر ہے اس عمل کے بغیر ہم یہ نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ تدریس کا کیا معیار تھا تدریسی عمل سے طلباء پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تعلیمی نفسیات کے معلم کو ان طریقوں سے آگاہ کرتی ہے جن کو استعمال کر کے فرد کے کردار کو معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے نفسیات عدم مطابقت کی وجوہات تلاش کر کے انہیں دور کرنے کے طریقوں پر بحث کرتی ہے۔

14- ہم نصابی سرگرمیاں اور تعلیمی نفسیات: ہم نصابی سرگرمیاں بچے کی ہمہ پہلو تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان سرگرمیوں کا اہتمام کیے بغیر بچے کی شخصیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی ہم نصابی سرگرمیاں بھی مقاصد تعلیم کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ مدرسے کے لیے ضروری ہے کہ طلباء کی عمر، ذہنی استعداد، دلچسپیوں اور میلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف قسم کو ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کرے۔ تعلیمی نفسیات ہم نصابی سرگرمیوں کی تنظیم کے اصولوں سے آگاہ کرتی ہے انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نصابی سرگرمیوں کا انتخاب کرنا بھی تعلیمی نفسیات کی اہم ذمہ داری ہے۔

15-پیشوں کا انتخاب اور تعلیمی نفسیات: تعلیمی نفسیات پیشوں کے انتخاب میں بھی مدد دیتی ہے ہر فرد مخصوص صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے جن کو بروئے کار لا کر وہ کسی خاص پیشے میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے تعلیمی نفسیات معلم کو اس قابل کرتی ہے کہ وہ طلباء کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق کوئی پیشہ اختیار کرتا ہے تو اس پیشہ میں اس کی کامیابی کے احکامات دوچند ہو جاتے ہیں۔

تعلیمی عمل میں تعلیمی نفسیات کا دائرہ کار

تعلیمی عمل فرد کی پیدائش سے لیکر موت تک (گود سے گور تک) جاری رہتا ہے۔ ماں کی گود بچے کے لیے پہلا تعلیمی عمل ہے تعلیمی عمل میں تعلیمی نفسیات استعمال ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس کا اطلاق تمام زندگی پر محیط ہے۔ اس میں متعلم (نشوونما کی خصوصیات۔ انفرادی اختلافات ذہانت شخصیت اور ذہنی تعلیم) تعلم میں تعلم کی نفسیات۔ تعلم کے محرکات۔ عوامل اور تعلم کے مسائل کی تشخیص شامل ہیں۔ آخر میں تعلیم کا جائزہ و لیاجات ہے۔ جس میں تعلم میں شماریاتی طریقوں کا استعمال۔ تعلیمی مسائل کے سلسلے میں تحقیقی کام سرانجام دینا۔ جیسے عوامل کارفرما نظر آتے ہیں۔

متعلم کی نشوونما۔ قوانیم توارث کے تحت بچے میں پیدائش سے قبل ہی اپنے والدین آبا و اجداد اور نسل انسانی کے منتخب خصائص موجود ہوتے ہیں۔ اس میں آگے چل کر بروئے کار آنے والی تمام صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ جو بتدریج آہستہ آہستہ پروان چڑھتی ہیں۔ تعلیمی نفسیات نشوونما کے عمل کا بغور مطالعہ کرتی ہے۔ اور یہ دیکھتی ہے۔ کہ کیا صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے سازگار ماحول موجود ہے۔ ماحول بچے پر کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ بچے کی صلاحیتوں کی مکمل نشوونما کیسے کی جائے۔ اور ان کس طرح تعمیری کام پر لگایا جائے۔ توارث اور ماحول کے باہمی رد عمل سے نشوونما کی مندرجہ ذیل مثالیں ملتی ہیں۔

☆ بچے میں زبان سیکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ وہ اپنے اردگرد بولی جانے والی زبان جلدی سیکھ لیتا ہے۔ اگر اسکے گرد تمام افراد گونگے بہرے ہوں تو اس کا زبان سیکھنا مشکل ہے۔

☆ بہت سے بچوں کے ہاتھوں اور ذہن میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ آگے چل کر انجینیر بنیں ڈاکٹر یا آرٹسٹ بنیں۔ لیکن اگر انہیں مناسب تربیت میسر نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں بن سکتے۔

☆ بعض افراد میں ذیابیطس کا مرض قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اپنی خوراک میں احتیاط کرنے اور حفظانِ صحت کے عام اصولوں کی پابندی کریں تو اس مرض سے بچ سکتے ہیں۔ اگر علاج اور پرہیز کو موخر کر دیں تو مرض بڑھ جاتا ہے۔ اور انکی زندگی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

☆ بچہ عادات و اخلاق اپنے ماحول سے سیکھتا ہے۔ اگر اس کو مناسب مواقع میسر آ جائیں اور ماحول بھی بہتر میسر ہو تو اس کی عادات و اخلاق پسندیدہ ہونگے۔ بین الاقوامی تناظر میں دیکھا جائے تو ایک بات ایک معاشرے میں پسندیدہ ہے تو دوسرے معاشرے میں اس کو ناپسند کیا جاتا ہے۔ بچہ جس معاشرے میں اور ماحول میں آنکھ کھولتا ہے اور پرورش پاتا ہے وہ اسی کے طور طریقے اور اخلاقی اقدار کو اپناتا ہے۔

☆ بچوں کی ذہنی صحت کی حفاظت بھی تعلیمی نفسیات کا مطمع نظر ہے ایسی تدابیر تجویز کی جاتی ہیں کہ کن کی وجہ سے بچوں کی ذہنی صحت پر اچھا اثر ہو۔ کم از کم برا اثر نہ ہو۔ اچھی ذہنی صحت کے نتیجہ میں بچے اطمینان بخش زندگی گزارتے ہیں ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انکی مثبت رائے قائم کرنے کے معاملے میں امداد کی جائے۔ اور ان میں کام اور خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ تاکہ وہ دوسروں کے ساتھ بہتر نباہ کرتے ہوئے احساسِ کمتری سے بچ سکیں۔

تعلیمی نفسیات میں شخصیت کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ ہر فرد منفرد شخصیت کا حامل ہے۔ اور کسی نہ کسی لحاظ سے دوسرے تمام افراد سے مختلف ہوتا ہے۔ شخصیت کے بعض اوصاف کا اخلاق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور بعض قریبی دوستوں یا عزیزوں کی رفاقت میں مطمئن رہتے ہیں۔ بعض اوصاف کا تعلق اخلاق سے بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ غیر اخلاقی حرکات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور بعض جائز اور ناجائز میں فرق کو بالائے طاق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی نفسیات شخصیت کا مطالعہ کرتی ہے۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ شخصیت کی تشکیل کن عوامل کی مرہونِ منت ہے۔ مزید یہ بھی جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ شخصیت کی بڑی بڑی اقسام کون کون سی ہیں اور انکی امتیازی خصوصیات کیا ہیں۔

تعلم۔ تعلیمی نفسیات تعلیم میں خاص دلچسپی رکھتی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تعلیم کو عمل کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر ان معلومات کی روشنی میں اس کے لوازمات دریافت کیے جاتے ہیں۔ نظریات پیش کیے جاتے ہیں۔ قوانین اخذ کیے جاتے۔ اور مندرجہ ذیل عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یعنی جو کچھ سکھایا جائے وہ دیر تک قائم رہے۔ جلد بازی نہ کی جائے۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

انتقالِ تعلم:۔ تعلیم اسے خاص ماحول کی پیداوار ہے۔لیکن کوشش کی جاتی ہے کہ اسے دوسرے مواقع پر بھی زیرِ استعمال لایا جائے۔انتقالِ تعلم کا مطلب ہے کہ سکول میں حاصل کردہ تعلیم (علم) سکول کے باہر کے ماحول میں استعمال کیا جائے یعنی بچہ سکول میں درسی کتب پڑھ سکتا ہے تو وہ باہر کے ماحول میں اخبارات۔رسائل۔جریدے وغیرہ بھی پڑھ سکتا ہے۔تعلیمی نفسیات ہمیں یہ معلوم کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے کہ انتقالِ تعلم کی شرائط کیا ہیں۔اس کیلئے کونسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ انتقالِ تعلم زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

محرکاتِ تعلم:۔ انسان کے ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہوتا ہے۔بعض اوقات اس محرک کا شعوری طور پر احساس تک نہیں ہوتا تعلم کے لیے ضروری ہے کہ ایسے محرکات موجود ہوں جو طالب علم کو تعلیم کے لیے آمادہ کر سکے۔بعض بچے سکول کا کام اپنی ذہنی نشوونما کے لیے کرتے ہیں۔بعض اپنے والدین یا اساتذہ کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں۔بعض اپنے والدین یا اساتذہ کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں۔بعض سزا کے ڈر سے کرتے ہیں۔بعض اپنی کامیابی و ترقی کے لیے کرتے ہیں۔تعلیمی نفسیات یہی درس دیتی ہے کہ تعلم کے لیے مناسب محرکات موجود ہونے چاہییں۔

جائزہ:۔ جائزہ سے مراد کارکردگی۔حصولِ علم۔رجحانِ طبع وغیرہ کا جانچنا ہے۔اس مقصد کے لیے امتحانات اور مختلف قسم کی آزمائشیں تیار کی جاتی ہیں۔جو فرد کی کسی شخصیت کے کسی پہلو کی پیمائش کرتی ہیں۔کیونکہ مختلف آزمائشوں کے ذریعے فرد کی شخصیت کے اکثر پہلوؤں کی پیمائش ممکن ہے۔اب تک سب سے زیادہ استعمال ذہانت کی آزمائشوں کا کیا گیا ہے۔ان سے فرد کی ذہنی عمر اعر معیاس ذہانت IQ معلوم کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ کسی کورس یا پیشہ میں داخلہ کی آزمائشیں اور کورس کی تکمیل کے بعد کامیابی کی آزمائشیں بھی بکثرت استعمال میں لائی جاتی ہیں۔

تعلیمی راہنمائی:۔ جو کہ تعلیمی نفسیات کا ایک ذیلی شعبہ ہے۔فرد کی مختلف صلاحیتوں تحصیلِ علم و ہنر خصوصی استعداد۔رجحانات اور شخصیت کی آزمائشوں کے بعد اس کی راہنمائی کی جاتی ہے۔کہ وہ کس قسم کی تعلیم حاصل کرے۔کون سے پیشہ کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے۔اپنے تعلیمی مسائل اور دوسری مشکلات کو کس طرح سے حل کرے۔

معلم:۔ تعلیمی عمل میں متعلم ماحول اور تدریسی مواد کے ساتھ معلم کی شخصیت بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔معلم کا مشفقانہ یا غیر مشفقانہ رویہ بچہ اور سکول دونوں کے لیے دور رس نتائج کا حامل ہے۔معلم کا رویہ کی تعمیر میں اسکی ابتدائی زندگی۔والدین۔قریبی ماحول تعلیم و تربیت حلقہ احباب اور خصوصاً اس کے تعلیمی نظریات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔سکول میں اور سکول کے ماحول میں اس کا رتبہ تعلیم قابلیت شخصیت اور طرزِ تخاطب بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اساتذہ کے اپنے اثر و رسوخ بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔متعلم۔تعلم۔معلم اور جائزہ کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

تعلیمی نفسیات کی افادیت:۔ علم نفسیات کے پاس ہر مسئلے کا پہلے سے تیار شدہ حل موجود نہیں ہے۔انسانی نفسیات اور انسانی اعمال و کردار بہت پیچیدہ نوعیت کے ہیں۔ہر بچہ منفرد نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔تعلیم اور تعلم بذاتِ خود ایک پیچ در پیچ عمل ہے۔اس علم میں نصاب کی تیاری تدریسی عمل کی تفہیم۔انفرادی اختلافات۔موثر طریقہ ہائے تدریس۔بچوں کے مسائل کا شعور۔ذہنی صحت کا علم۔نشوونما کی خصوصیت۔تعلیم کا جائزہ اور پیمائش۔تعلیمی تحقیق۔غیر معمولی بچوں کے لیے تعلیمی راہنمائی۔مثبت رویہ جات اپنانے میں امداد۔گروہی مرکبات کی تفہیم۔انتظامی مسائل۔سمعی و بصری معاونات کا استعمال نظام الاوقات ہم نصابی سرگرمیاں بتوعات کا استعمال۔درسی کتب کی تیاری غرضیکہ تعلیم سے متعلقہ ہر شعبے میں تعلیمی نفسیات اپنے دائرہ کار کو بروئے کار لاتی ہے۔

0344-5515779, 03005371884,

سوال نمبر:۳ **برصغیر میں اسلامی نظام تعلیم کی خصوصیات اور موجودہ پاکستانی نظام تعلیم کی خصوصیات بیان کریں؟**

جواب: **برصغیر میں اسلامی نظام تعلیم کی خصوصیات:**

اسلامی نظام تعلیم جو دوسرے اسلامی ملکوں اور برصغیر میں قائم ہوا اس کے چند اہم خصائص تھے۔

051-2285833, 2285733

۱۔ تعلیم کا مرکز دینِ اسلام تھا۔تعلیم کو ایک عبادت تصور کیا گیا اور اہلِ علم اس کی اشاعت عبادت سمجھ کر ہی کرتے رہے۔

۲۔ مسجد، مکتب اور مدرسے کے علاوہ اہلِ علم کے مکانات، کتب خانے، تعلیمی مجالس، خانقاہیں، مقبرے اور محلات بھی تعلیم کے مراکز رہے۔

۳۔ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا۔اس کے لئے کارخانے، تجارتی ادارے، ماہرین کی تربیت گاہیں، پیشہ ورانہ انجمنیں اور صاحب علم و فن افراد سرگرم عمل رہے۔

۴۔ اسلامی تعلیم جمہوریت کی روح سے پوری طرح آشنا تھی۔علم پر کسی طبقے کی اجارہ داری نہیں تھی۔خاص و عام علم سیکھنے اور سکھانے کے مجاز تھے۔معاشرے یا حکومت کی جانب سے حصولِ علم اور ترسیلِ علم پر کوئی پابندی نہیں تھی۔

۵۔ اسلامی تعلیم عالمگیر تھی۔کوئی آبادی یا علاقہ مکتبوں اور مدرسوں سے خالی یا محروم نہ تھا۔

۶۔ مسلمانوں کا نظام تعلیم خالص عوامی تھا۔حکومت، تعلیم کے فروغ کے لئے کثیر روپیہ خرچ کرتی تھی۔اور ہر طرح کی سہولتیں فراہم کرتی تھیں۔لیکن کسی زمانے میں بھی نظام تعلیم حکومت کا تابع نہ تھا۔حکومت کی طرف سے نگرانی صرف تعلیمی ضروریات فراہم کرنے کی حد تک تھی۔

۷۔ تعلیم کے لئے ایک طرف یہ آزادی تھی اور دوسری طرف حکومت کی سرپرستی کا یہ عالم تھا۔کہ وہ تعلیم کو اپنے تمام کاموں سے زیادہ اہم سمجھتی تھی۔ارباب حکومت تعلیم کو تجارت نہ سمجھتے تھے۔اور نہ خزانہ پر ایک بار، کیونکہ تعلیم دنیا و آخرت دونوں کو بنانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

۸۔ مسلمانوں کے ہاں تعلیم ہمیشہ مفت رہی بلکہ طلبہ کی بود و باش خورد نوش اور علاج معالجے کا بھی پورا انتظام کیا جاتا تھا اور جیب خرچ کے لئے طلبہ کو سرکاری

BS NISHAT EDUCATION
BS NISHAT EDUCATION

ذریعے سے اور امراء کی طرف سے وظائف دیئے جاتے تھے۔

۹۔ اسلامی نظام تعلیم کی ایک اور خصوصیت شاگرد اور استاد کا قلبی تعلق تھا۔ اساتذ کا کردار مثالی ہوتا تھا۔ ان کے ایثار و قربانی اور اخلاص و تعلیمی انہاک سے طلبہ بے حد متاثر ہوتے ہیں اور ان خوبیوں کو شعار زندگی بنانے کی کوشش کرتے۔

۱۰۔ استاد طلبہ کے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کی بھر فکر کرتے تھے انہیں ہر وقت یہ خیال دامن گیر رہتا تھا کہ طلبہ کا معیار علم محض بلند نہ ہو بلکہ ان کا اخلاق بھی بلند ہو اور وہ اچھے انسان اور اچھے مسلمان بن کر نکلیں۔

پاکستان میں نظام تعلیم کی خصوصیات:۔

نظام تعلیم میں مقاصد تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ مقاصد تعلیم ہی دراصل نظام تعلیم کی سمت اور غرض وغایت متعین کرتے ہیں۔ ہمارا ملک ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جس کی بنیاد اسلامی فلسفہ حیات پر رکھی گئی ہے۔ اس میں ایک صحیح اور اسلامی تعلیمات پر مبنی نظام تعلیم قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

(الف) تمام پاکستانیوں کے دلوں میں عموماً پاکستانی طلباء وطالبات کے دلوں میں خصوصاً اسلام سے گہری محبت پیدا کرنا۔ ان کے نظریاتی اور روحانی تصورات کو مستحکم کرنا۔

(ب) ہر طالب علم میں یہ شعور پیدا کرنا کہ پاکستانی قوم کا فرد ہونے کے ناطے وہ امت مسلمہ کا جزو ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لیے اپنا کردار ادا کرے اور ساتھ ہی پوری دنیا میں اسلام کے پیغام کو موثر انداز میں پھیلانے میں مدد دے۔

(ج) ملک میں سائنسی شعبے کو ترقی دینا تا کہ اس کے نتیجے میں ملک معاشی خوشحالی حاصل کر سکے اور اپنی ضروریات کے سلسلے میں خود کفیل ہو۔

(د) معیاری تعلیم فراہم کرے تا کہ تمام افراد اپنی اہلیت وصلاحیت کے مطابق ترقی کر سکیں اور ان کی مناسب تربیت کا انتظام ہو۔

(ر) تمام پاکستانی شہریوں کیلئے تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرے اور اقلیتوں کے لیے بھی مناسب سہولیات فراہم کرے۔

(ق) ہر پاکستانی کو ایک سچا مسلمان بننے اور اپنے اخلاق وعادات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پروان چڑھانے میں مدد دے۔

(ط) ایسے شہری پیدا کرے جو کہ پوری طرح سے تحریک پاکستان ،اس کی نظریاتی بنیادوں اور تاریخ وثقافت سے آشنا ہوں۔ اپنے ورثے کو قیمتی سرمایہ سمجھتے ہوں اور پاکستان کے مستقبل اور وجود پر ایک اسلامی ریاست کی حیثیت سے قائم رہنے پر محکم یقین رکھتے ہوں۔

(ظ) ہر طالب علم میں یہ شعور پیدا کرنا کہ پاکستانی قوم کا فرد ہونے کے ناطے وہ امت مسلمہ کا جزو ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کی فلاح و بہبود کیلئے اپنا کردار ادا کرے اور ساتھ ہی پوری دنیا میں اسلام کے پیغام کو موثر انداز میں پھیلانے میں مدد دے۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,

سوال نمبر ۳: **نفسیات کی مختلف شاخیں ہیں ان شاخوں کے نام تحریر کر کے مختصرا بیان کریں۔**

جواب: **علم نفسیات:**

051-2285833, 2285733

"علم نفسیات میں انسان کے ذہن اور کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔"

علم نفسیات کے مطالعے کا دائرہ صرف انسان تک محدود نہیں ہے بلکہ دیگر جانداروں کے کردار کا مطالعہ بھی اس کی دلچسپی کا مرکز ہے۔ صحت مند ذہنی اعمال اور کردار کے ساتھ ساتھ غیر صحت مند اعمال وکردار بھی اس کے احاطہ تحقیق میں آتے ہیں۔ نیز انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کا کردار اس کے زیر مطالعہ آتا ہے۔

علم نفسیات کی شاخیں:

علم نفسیات کی شاخیں مندرجہ ذیل ہیں:

الف) نفسیات محض:

اس سے مراد نفسیات کی وہ تمام اطلاعات وتحقیقات ہیں جن کے ذریعے کردار کی انجام دہی کے اصول وضع کیے جاتے ہیں۔

ب) اطلاقی نفسیات:

اس سے مراد نفسیات کی وہ شاخ ہے جو نفسیات کی اطلاعات کو زندگی کے مسائل حل کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

ان دونوں شاخوں کی مزید تقسیم یوں کی جاسکتی ہے:

عمومی نفسیات:

اس میں فرد کے کردار اور ذہنی کیفیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور اس طرح یہ مطالعے کے بنیادی اصول وقواعد وضع کرتی ہے۔

BS NISHAT EDUCATION

غیر معمولی نفسیات:

یہ فرد کے اس کردار کا مطالعہ کرتی ہے جو عام معیار اور معمول کے خلاف ہو۔غیر معمولی کردار کے معاملے میں ہر قسم کے ذہنی اور کرداری انتشار اور بیماریاں زیر بحث آتی ہیں۔

تجرباتی نفسیات:

انسانی کردار اور ذہنی اعمال سے متعلق مفروضوں کو تجربات کی کسوٹی پر پرکھنے کا کام تجرباتی نفسیات کرتی ہے۔

سماجی نفسیات:

یہ نفسیات کی وہ شاخ ہے جس میں معاشرتی زندگی میں نت نئے پیدا ہونے والے مسائل اور رجحانات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

صنعتی نفسیات:

اس میں نفسیاتی معلومات کو صنعتی معاملات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ صنعتی میدان میں پیدا ہونے مسائل اور ان کے مسائل کے حل کے بارے میں رہنمائی کرتی ہے۔

بچوں کی نفسیات:

یہ عمومی نفسیات کے اصولوں اور فراہم کردہ بنیادوں پر بچوں کے کردار اور ذہنی اعمال کا تجزیہ کرتی ہے۔

نموئی نفسیات:

یہ وہ شاخ ہے جو مختلف ارتقائی مدارج پر فرد کی نفسیاتی نشوونما کا مطالعہ کرتی ہے۔

عضویاتی نفسیات:

اس میں فرد کے کردار کو سمجھنے کے لیے اعضاء کی فعلیت کا مطالعہ کیا جاتا ہے

تقابلی نفسیات:

نفسیات کی وہ شاخ جو مختلف انواع حیوانی کے مدارج کے کردار و ذہن کا موازنہ اور تقابلی مطالعہ کرتی ہے۔

طبی نفسیات:

نفسیات کی وہ شاک جو نفسیاتی اطلاعات کو طبی مسائل کے لیے استعمال کرتی ہے۔

نفسیات جرم قانون:

جرائم کے اسباب اور روک تھام مجرموں کی اصلاح کے موثر طریقے اور مناسب قوانین کی تشکیل سے متعلق تحقیق و جستجو کرنا،اسی نفسیات کے دائرۂ عمل میں آتا ہے۔

تعلیمی نفسیات:

نفسیات کی یہ شاخ نفسیاتی معلومات کا اطلاق تعلیمی مسائل پر کرتی ہے۔

سوال نمبر ۵: **بالیدگی اور نمو سے کیا مراد ہے۔ توازن کی اہمیت بیان کریں؟**

جواب۔ بچوں کی بالیدگی اور نمو۔

فاطمہ کی عمر گیارہ سال ہے وہ ساتویں جماعت کی طلبہ ہے اس کی ٹیچر کا خیال ہے کہ وہ اپنی ہم جماعتوں کے مقابلے میں سست ہے اور پڑھنے میں پھسڈی ہے ویسے وہ دیکھنے میں بڑی ہونہار لگتی ہے کپڑے بڑے ڈھنگ سے پہنتی ہے۔سلیقہ مند بھی ہے بڑے رکھ رکھاؤ سے رہتی ہے ٹیچر نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ آخر بات کیا ہے جو لڑکی بظاہر تو اتنی اچھی ہے وہ پڑھائی میں اس قدر پیچھے کیوں ہے؟ معلوم ہوا کہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے والدین خاصے مالدار ہیں گھر میں اس کی ہر بات کا خیال رکھا جاتا ہے اس پڑھتے ہوئے لاڈ پیار کا نتیجہ یہ ہے کہ فاطمہ پڑھائی پر خاص توجہ نہیں دیتی۔

اگر فاطمہ کی طرح جماعت کے دوسرے بچوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بچہ دوسرے سے مختلف ہے دیکھنے میں تو ایک جماعت ہے اور تمام بچے ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو انکشاف ہوگا کہ ہر بچہ دوسرے بچے سے بالکل الگ ہے اس کے پڑھنے کا طریقہ الگ اس کے کام کرنے کا ڈھنگ مختلف،سیکھنے کا طور پر جدا ہے یہی نہیں بلکہ ان کے قد و قامت،جسامت،شکل وصورت اور طور طریقے سب جدا جدا ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو بچوں میں بہت سی باتیں مشترک ہوتی ہیں اور دوسری طرف ان میں بہت سے اختلافات ہوتے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کیلئے ماہرین نفسیات نے بہت تحقیق کی اور پھر ایسے اصول وضع کئے جن کی مدد سے معلوم ہوا کہ بچہ اپنی نمو کے دوران کن کن مراحل سے گزرتا ہے اور کون کون سے عوامل بچے کی بالیدگی پر اثر انداز ہوتے ہیں ہم نے یہاں بھی الفاظ بالیدگی اور نمو استعمال کئے ہیں آگے بڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان دونوں لفظوں کا جائزہ لیا جائے کہ ماہرین نفسیات نے ان

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

سے کیا مراد لی ہے۔

☆ **بالیدگی۔**

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بچوں میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں مثلاً پہلے کی نسبت ان کا قد بڑھتا ہے وزن کم یا زیادہ ہو جاتا ہے ماہرین ان تبدیلیوں کو بالیدگی کا نام دیتے ہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بالیدگی سے مراد کسی بھی بچے کی جسمانی بڑھوت ہے جسے ہم ناپ یا تول سکتے ہیں۔

☆ **نمو۔**

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جسمانی اعضاء کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بچے کچھ کام سیکھ لیتے ہیں مثلاً چلنا، بولنا، جسمانی اعضاء سے کام لینا ان چیزوں کو سیکھنے اور کرنے کیلئے وہ اپنے اعضاء کو مختلف طریقوں سے کام میں لاتے ہیں اعضاء سے کام لینے کیلئے ان پر مکمل کنٹرول ہونا ضروری ہے۔ مثلاً قلم پکڑنے کیلئے انگلیوں کی حرکت میں قابو ہو پڑھنے کیلئے آنکھ حروف پر جم سکے اور الفاظ کے ساتھ ساتھ حرکت کر سکے بچہ اپنے ماحول اور ضروریات کے مطابق جسمانی اعضاء سے کام لیتے ہیں اور ان پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ "ساختیا بناوٹ کی تبدیلیوں کی بناء پر جسم کے فعال یا وظائف میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے اسے نمو کہتے ہیں۔

☆ **نمو کے چند بنیادی اصول۔**

اگر ہم بچوں کا مطالعہ کریں اور یہ دیکھیں کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ ان میں کون کون سی تبدیلیاں ہوتی ہیں تو معلوم ہوگا کہ بچوں میں نمو چند خاص اصولوں کے ماتحت واقع ہوتی ہے یہ اصول درج ذیل ہیں۔

☆ نمو ایک منظم اور مسلسل عمل ہے۔

☆ نمو ایک تخلیقی عمل ہے۔

☆ تمام بچوں میں نمو کی رفتار یکساں نہیں ہوتی۔

☆ نمو اور ذہنی نشو ونما کا آپس میں خاص تعلق ہے۔

☆ نمو کے عمل میں ایک خاص ترتیب پائی جاتی ہے۔

☆ نمو سر سے پاؤں کی طرف۔

ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

☆ **نمو ایک منظم اور مسلسل عمل ہے۔** ماہرین صرف اپنی سہولت اور مطالعے کی خاطر نمو کو مختلف مدارج میں تقسیم کر لیتے ہیں ورنہ ہر ایک منظم اور مسلسل عمل ہے مثلاً بچپن کا دور، لڑکپن کا یا بلوغت کا دور وغیرہ اصل میں نمو کا عمل زندگی کے ساتھ شروع ہو کر آخری لمحوں تک جاری رہتا ہے اگرچہ اس کی رفتار ایک سی نہیں رہتی۔

☆ نمو ایک تخلیقی عمل ہے۔

نمو ایک تخلیقی عمل ہے اور ہر جسمانی فعل آئندہ کردار کو متعین کرنے میں مدد دیتا ہے بچے کا پہلا لفظ بولنا اسے آئندہ بات چیت کی طرف مائل کرتا ہے۔ بچے کا سب سے پہلا اقدام اٹھانا چلنے اور دوڑنے کا پیش خیمہ ہے۔

☆ **تمام بچوں میں نمو کی رفتار یکساں نہیں ہوتی۔** اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک ماحول یا غذا کا معیار وغیرہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے پیش گوئی کرتے وقت ان تمام حالات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے جس میں بچہ پرورش پا رہا ہے انفرادی اختلافات کو ایک قدرتی حقیقت سمجھنا چاہئے۔

☆ **نمو کا چوتھا اصول۔** نمو لڑکوں اور لڑکیوں یعنی ہر دو اصناف میں مختلف ہوتی ہے جسمانی نشو ونما کی صورت میں تو یہ اختلاف اور بھی نمایاں نظر آتا ہے۔

☆ **نمو اور ذہنی نشو ونما کا آپس میں خاص تعلق ہے۔** بچے کو اس کی عمری مناسبت سے تعلیم دینی چاہئے جو کام ایک پانچ سالہ بچہ سیکھ سکتا ہے دو سالہ بچہ نہیں سیکھ سکتا۔

☆ **نمو کے عمل میں ایک خاص ترتیب پائی جاتی ہے۔** مثلاً دانتوں کا نکلنا، کچھ دانت پہلے نکلتے ہیں اور کچھ بعد میں، اور عقل داڑھ کا نکلنا جو سب سے آخر میں نکلتی ہے وغیرہ وغیرہ نمو کا ہر عمل ایک خاص ترتیب کے تابع ہے۔

☆ **نمو سر سے پاؤں کی طرف۔** یعنی سب سے پہلے انسانی جسم میں سر مکمل ہوتا ہے اور بعد میں ٹانگیں وغیرہ اپنے مکمل یا صحیح سائز تک پہنچتی ہیں۔

بالیدگی اور نمو کی وضاحت مختلف طریقوں سے۔

انسانی زندگی اور نشو ونما کا مطالعہ نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ بہت اہمیت کا حامل ہے خاص طور پر ان لوگوں کیلئے جن کا کسی نہ کسی طرح بچوں کی تربیت سے واسطہ پڑتا ہے ان میں والدین اساتذہ، بہن بھائی اور وہ لوگ شامل ہیں جو بچے کے قریب ہوں وہ اس پر بلا واسطہ یا بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں اس ضمن میں مندرجہ ذیل طریقے قابل ذکر ہیں۔

1۔ والدین عام زندگی میں اپنے بچوں کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں مثلاً تمہارے بھائی نے اچھے نمبر لئے تم نے کیوں کم لئے یہ بات بڑی بات ہے اس سے بچوں میں حسد اور دشمنی پیدا

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

ہوتی ہے ایسے ہی بعض والدین بچوں کی تعلیمی کارکردگی کی بہتری کیلئے اپنے بچوں پر بے جا پابندیاں لگا دیتے ہیں بچے کو کھیل کود سے منع کرتے ہیں یہ ایک غیر دانش مندانہ اقدام ہے جس سے بچوں کو کتابوں سے رغبت نہیں بلکہ نفرت ہو جاتی ہے۔

2۔ بعض والدین خاص طور پر مائیں بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ تمہارا باپ آجائے تو تمہاری مرمت کراؤں گی نتیجتاً بچے شرمیلے، ڈرپوک، اور تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور اس کا اثر ان کی نشو ونما پر ہوتا ہے والدین بچوں کے تحفظ کی علامت ہونے چاہئیں نہ کہ ڈرانے دھمکانے والا۔

۳۔ تربیت دینے کیلئے ضروری ہے کہ بچہ ہر کام کو جسمانی طور پر قبول کرنے کے قابل ہو جائے اس سے یہ واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نشو ونما کے مختلف مدارج کا مطالعہ والدین اور اساتذہ کیلئے بہت ضروری ہے۔

4۔ مشہور ماہر نفسیات فرائد کا خیال ہے کہ بالغ زندگی کے تمام عوارض کی جڑئیں بچپن کے نا خوشگوار حالات ہیں اس لئے والدین اور معلمین دونوں کیلئے ضروری ہے کہ انہیں علم ہو کہ بچوں سے مختلف مواقع پر کس طرح کا سلوک کرنا چاہئے۔

5۔ قدیم زمانے کا یہ تصور کہ ہر بچے کو ایک مطلوبہ معیار پر لایا جا سکتا ہے اور اگر خود اس معیار پر آنے کیلئے کوشاں نہیں تو جبر سے اسے اپنی کوششوں کو تیز کرنے پر مجبور کیا جائے ۔جدید تحقیق نے اس بات کی نفی کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ سزا ایک منفی حربہ ہے ۔اس سے بھی بچے کی ذہنی صحت پر بھی برے اثرات ہو سکتے ہیں اور نشو ونما کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

6۔ ذہانت بڑی حد تک خدا داد صلاحیت ہے جو بچے کو ورثے میں ملتی ہے معلم ذہانت میں اضافہ نہیں کر سکتا وہ صرف یہی کر سکتا ہے کہ بچے کو ان کی ذہانت کے مطابق تعلیم دے تا کہ اس کی موجودہ استعداد کی بھرپور نشو ونما ہو سکے۔

7۔ نصاب سازی میں بھی خاص احتیاط کی ضرورت ہے ایک ہی نصاب ہر قسم کے بچوں کیلئے مفید نہیں ہو سکتا۔ فطین بچے کیلئے نسبتاً آسان چیزیں کسی دلچسپی کا باعث نہیں ہوں گے وہ ایسے مسائل حل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں جن میں دشواری کا احساس ہو جبکہ کم ذہن بچے صرف وہی چیزیں سیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو آسان اور عمومی قسم کی ہوں۔

8۔ تدریسی عمل اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا عام طور پر خیال کیا جاتا ہے تصورات کی وضاحت کیلئے استاد کو مختلف طریقوں اور اعانات کا استعمال کرنا پڑتا ہے سبق کا آغاز اس طرح کرنا پڑتا ہے کہ وہ بچوں میں آمادگی اور دلچسپی کا موجب ہو کیونکہ بقول جان ڈیوی دلچسپی کی موجودگی کوشش کو تیز کرتی ہے۔

معلم کیلئے ان تمام عوامل کا مطالعہ کرنا ضروری ہے جو تدریسی عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں آج کا تعلیمی انقلاب اس بات کا متقاضی ہے کہ بچے کی ہمہ گیر نشو ونما کیلئے اس کو موزوں ماحول فراہم کیا جائے اس کی استعداد کے مطابق اس کا تعلیمی پروگرام وضع کر دیا جائے اسکول میں مناسب سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے جو اس کی نشو ونما میں مدد و معاون ثابت ہوں ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکے اور ملک کو آگے بڑھا سکے۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION